

حروف کی اقسام

حرف کی تعریف: وہ کلمہ یا لفظ جو نہ اسم ہو اور نہ فعل ہو بلکہ اسم اور فعل کو آپس میں ملائے "حرف" کہلاتا ہے۔ مثلاً کا، کہ، پر، تک وغیرہ
حروف کی تعریف: وہ کلمات یا الفاظ جو اکیلے تو کوئی معنی نہیں رکھتے لیکن جملے میں الفاظ کے باہمی ربط (تعلق۔ جوڑ) کے طور پر استعمال ہوں حروف کہلاتے ہیں۔ مثلاً کا، کی، پر، تک وغیرہ

1۔ حروفِ ندا یا حروفِ فجائیہ: یہ حروف کسی کو پکارنے یا آواز دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: یا اللہ! اے اے، اجی، او، ابے وغیرہ
(1) ابے ظالم! مجھے ستا کر تجھے کیا ملا؟ (2) اجی! میری بات تو سنو۔

2۔ حروفِ تاسف: یہ حروف غم یا افسوس کے اظہار کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً: افسوس، حیف، وائے اے، اُف، ہے ہے وغیرہ
(1) افسوس کہ وہ جوانی میں چل بسا۔ (2) آہ! کیا ہی آزاد مرد تھا۔

3۔ حروفِ تحسین یا انبساط: کسی کی تعریف یا خوشی کے اظہار کے لیے بولے جانے والے حروفِ تحسین کہتے ہیں۔ مثلاً: سبحان اللہ، شاباش، بہت خوب، واہ واہ، مرحبا وغیرہ (1) سبحان اللہ! کیا خوب نظارہ ہے۔ (2) بہت خوب! آج تم نے زبردست تقریر کی۔

4۔ حروفِ نفرین: یہ حروف نفرت یا ملامت کے اظہار کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: تُف، لعنت، پھٹکار، ہزار لعنت، اِخ تھو وغیرہ (1) پھٹے منہ۔ پھٹے منہ! کبھی تو سیدھی بات کر لیا کرو۔ (2) جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔

5۔ حروفِ تنبیہ: یہ وہ حروف ہیں جو خبردار کرنے اور ڈرانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: خبردار، زہار، دیکھنا، سنو، خیر وغیرہ
(1) خبردار! پھر ایسا نہ کہنا۔ (2) خیر! بعد میں دیکھا جائے گا۔

6۔ حروفِ استعجاب: یہ حروف تعجب اور حیرانی کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: اللہ اللہ، اللہ اکبر، اوہو، حاشا کلا وغیرہ

7۔ حروفِ قسم: یہ حروف قسم کھانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: بہ خدا، واللہ وغیرہ (1) بخدا میں نے اُسے نہیں مارا۔ (2) واللہ یہی سچ ہے۔

8۔ حروفِ تمنا: یہ حروف کسی خواہش یا آرزو کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: کاش (1) کاش! احمد میرے گھر آتا۔

(9) حروفِ تہنیت: یہ کسی خوشی یا کامیابی کے موقع پر استعمال ہونے والے حروف ہیں۔ مثلاً مبارک باد، شاباش، بہت خوب۔

(10) حروفِ انبساط: یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہے خوشی یا مسرت۔ قواعد کے مطابق وہ الفاظ جو کسی خوشی یا مسرت کے موقع پر زبان سے آجائیں حروفِ انبساط کہلاتے ہیں۔ مثلاً آہا، آہا، واہ، واہ، واہ، واہ وغیرہ

اصنافِ شعری

1۔ حمد: حمد ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، واحدانیت، یکتائی اور اوصافِ بیان کی جائے۔ مثلاً کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے

2۔ نعت: نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "تعریف و توصیف" ہیں نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں حضرت محمد ﷺ کی صفاتِ بیان کی جائیں

3۔ منقبت: منقبت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تعریف اور ستائش کے ہیں۔ منقبت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں صحابہ کرام، بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کی خدمات اور صفات کا ذکر کیا گیا ہو۔ مثلاً منقبتِ مولیٰ علی

4۔ قصیدہ: ایسی نظم جس میں کسی بادشاہ وغیرہ کی تعریف کی جائے، قصیدہ کہلاتی ہے۔ قصیدے کا بنیادی مقصد اربابِ اقتدار کی خوش نودی حاصل کرنا ہوتا ہے یا محض اُن کی فرمائش پورا کرنے کے لیے قصیدہ لکھا جاتا ہے قصیدہ لفظ "قصد" سے نکلا ہے جس کے معنی ارادہ کرنا ہے مثلاً قصیدہ ذوق

5۔ ملی نغمہ: ملی نغمہ ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں وطن اور قوم کی محبت، جزیوں اور ولوں کا ذکر ہو۔ مثلاً اے وطن پیارے وطن، دلِ پاکستان

6- مرثیہ: مرثیہ عربی لفظ "رثا" سے بنا ہے جس کے معنی مردے کو رونا اور اس کی خوبیاں بیان کرنا ہے۔ مرثیہ ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں کسی عظیم شخصیت کی وفات یا کسی دردناک سانحے کا ذکر ہو۔ اور اس میں غم اور مرنے والے کی صفات بیان کی جائیں۔ مرثیہ کی صنف زیادہ تر اہل بیت یا واقعہ کربلا کے لیے مخصوص ہے مرثیہ نگار: علامہ اقبال، میر انیس، مرزا دبیر

مرثیہ کے اجزاء: (1) چہرہ (2) سراپا (3) رخصت (4) آمد (5) رجز

(6) جنگ (7) شہادت (8) بین (9) دُعا

7) مناجات دُعا: مناجات عربی لفظ نُجُو سے مشتق ہے جس کے معنی سرگوشی کرنا ہے۔ مناجات ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں رقت آمیز لہجے میں اللہ سے مدد مانگی جائے۔ جیسے اللہ کی ذات سامنے ہو اور شاعر انتہائی ملتی (البتحا کرنے والا) ہو۔ مثلاً مناجات زین العابدین

8) مثنوی: مثنوی عربی لفظ "مثنیٰ" سے ماخوذ ہے۔ جس کے لغوی معنی دو-دو ہیں۔ اصطلاح میں مثنوی اس طویل اور مسلسل نظم کو کہتے ہیں جس کے تمام اشعار کسی ایک بحر میں ہوتے ہیں اور ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ مثنوی ایک طویل نظم ہے جس میں کوئی ایک داستان "قصہ در قصہ" بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے ہر شعر کا قافیہ ردیف مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً مثنوی "سحر البیان"، مثنوی گلزار نسیم

مثنوی کے اجزاء: پلاٹ، واقعہ نگاری، کردار نگاری، جزبات نگاری، منظر نگاری، زبان و اسلوب

9) ہجو: ہجو کا مطلب غیبت، برائی، بد گوئی، نظم میں برا کہنا، ملامت، مذمت۔ ایسا کلام جو کسی بھی ہئیت میں ہو اور جس میں کسی کی مخالفت میں اس پر طنز کیا جائے یا اس کا مذاق اُڑایا جائے ہجو کہلاتا ہے۔

نظم / غزل کے اجزاء (محاسن):

1- قافیہ: قافیہ کے لغوی معنی "پیچھے آنے والا" کے ہیں۔ اصطلاح میں کسی شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز کو قافیہ کہتے ہیں۔ مثلاً

فقیرانہ آئے صدا کر چلے میاں خوش رہو ہم دُعا کر چلے

2- ردیف: ردیف کے لغوی معنی "گھڑ سوار کے پیچھے بیٹھنے والا" کے ہیں۔ اصطلاح میں کسی شعر کے آخر میں بار بار دہرائے جانے والے الفاظ کو ردیف کہتے ہیں۔ مثلاً

فقیرانہ آئے صدا کر چلے میاں خوش رہو ہم دُعا کر چلے

3- مطلع: مطلع کے لغوی معنی "طلوح ہونے کی جگہ" ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد غزل یا قصیدے کا پہلا شعر جو ہم قافیہ اور ہم ردیف ہو مطلع کہلاتا ہے مثلاً فقیرانہ

آئے صدا کر چلے میاں خوش رہو ہم دُعا کر چلے

4- مطلع ثانی: اگر غزل یا قصیدے کا دوسرا شعر بھی مطلع کی طرز پر ہو یعنی اس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہم ردیف ہوں تو اسے مطلع ثانی، حسن مطلع یا زیب مطلع کہتے ہیں۔ مثلاً:

تیرا گھر چھوڑ کے میں کدھر جاؤں گا گھر میں گھر جاؤں گا صحرا میں بکھر جاؤں گا

5 مقطع: مقطع کا لفظ "قطع" سے بنا ہے جس کا معنی "کاٹنا" ہے شاعری میں غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے مقطع کہلاتا ہے۔ مثلاً

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میر جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے

6- مصرع: شعر کی ایک سطر (لائن) کو مصرع کہتے ہیں۔ مصرعہ کا لغوی معنی "دروازے کا ایک کواڑ" ہے مثلاً

فقیرانہ آئے صدا کر چلے

7- مصرع اولیٰ: فقیرانہ آئے صدا کر چلے

میاں خوش رہو دعا کر چلے

اس شعر میں پہلا مصرع، مصرع اولیٰ اور دوسرا مصرع ثانی ہے۔

8- شعر: شعر کا لفظ "شعور" سے نکلا ہے اصطلاح میں لفظ اور خیال کے امتزاج کو حسن ترتیب سے بیان کرنے کا نام شعر ہے دو ہم وزن مصرعے مل کر کر شعر بناتے ہیں۔

(یا) بہترین الفاظ کے استعمال کو شعر کہا جاتا ہے۔ (یا) مقررہ بحر میں لکھی گئی تحریر کو بھی شعر کہا جاتا ہے۔ مثلاً

فقیرانہ آئے صدا کر چلے میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

9- بند: کسی بھی نظم میں تین یا تین سے زیادہ مصرعوں کا مجموعہ بند کہلاتا ہے۔ بند کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

ترکیب بند: ترکیب بند کے ہر بند کا آخری مصرعہ یا شعر بند کے دوسرے اشعار سے مختلف ہوتا ہے۔ مثال کے لیے کھڑاؤنر کا ایک بند یاد کریں۔

ترجیع بند: جبکہ ترجیع کے معنی "پھیرنا" کے ہیں۔ ترجیع بند کا آخری مصرع یا شعر بار بار وہی ہوتا ہے جو پہلے بند کا ہوتا ہے جسے ٹیپ کا مصرع یا ٹیپ کا شعر بھی کہتے ہیں۔ مثلاً:

پانی تیرے چشموں کا تڑپتا ہوا سیماب

مرغان سحر تیری فضاؤں میں ہیں بیتاب

اے! وادی لولاب

مثلث، مخمس، مسدس

مثلث: ایسی نظم جس کے ہر بند کے تین مصرعے ہوں مثلث کہلاتی ہے۔

مخمس: ایسی نظم جس کے ہر بند کے پانچ مصرعے ہوں مخمس کہلاتی ہے۔ مثلاً:

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں

سبزو کی لہلہا ہٹ باغات کی بہاریں

بوندوں کی جھجھاوٹ قطرات کی بہاریں

ہر بات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں

کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

مُسدس: ایسی نظم جس کے ہر بند کے چھ مصرعے ہوں مسدس کہلاتی ہے۔ (مثال کے لیے کھڑاؤنر کا ایک بند یاد کریں)

نظم اور غزل

غزل: غزل عربی زبان کا لفظ ہے غزل کے معنی ہیں عشق و محبت کی باتیں کرنا یا عورتوں سے باتیں کرنا۔ شاعری کی اصطلاح میں غزل سے مراد شاعری کی وہ قسم ہے جس میں

عشق و محبت، ہجر و وصال کا حال اور محبوب کے حسن کی باتیں ہوں۔ شکاری کتوں کے نرغے میں آکر بے بسی کی حالت میں ہرن کے منہ سے جو چیخ نکلتی ہے اسے بھی غزل کہتے

ہیں۔ غزل کا ہر شعر اکائی ہوتا ہے۔ غزل کے اشعار کی تعداد طاق ہوتی ہے

(ایسی غزل جس میں ردیف استعمال نہ ہو اُسے غیر مردف غزل کہتے ہیں۔)

غزل کے اجزائے ترکیبی

(1) قافیہ (2) ردیف (3) مطلع (4) مقطع

نظم: نظم کے لغوی کے معنی "تنظیم اور ترتیب" کے ہیں اصطلاح میں نظم ایسی مسلسل اور مربوط صنف ہے جس کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے۔ شاعر اسی مرکزی خیال کو ذہن میں رکھ کر خارجی اور داخلی تاثرات قلم بند کرتا ہے۔ نظم کے لیے ہیئت اور موضوع کی کوئی پابندی نہیں۔ پوری نظم ایک وزن میں ہوتی ہے۔ اور اس میں قوافی کا ایک معین نظام ہوتا ہے۔ نظم کی کئی اقسام ہیں۔ آزاد نظم، معری نظم، پابند نظم (مرکب ناقص اور مرکب تام)

مرکب کی تعریف: دو یا دو سے زیادہ الفاظ کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں مثلاً: یہ کتاب، یہ میرا بیگ ہے۔

مرکب کی دو اقسام ہیں: (1) مرکب ناقص (2) مرکب تام

مرکب ناقص: یہ ایسا مرکب ہے جس میں کہنے والے کی بات پوری نہ ہو اور سمجھنے والے کو بھی بات سمجھ نہ آئے۔ مثلاً: تیز گھوڑا، چھت پر۔

مرکب تام: یہ ایسا مرکب ہے جس میں کہنے والے کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور سمجھنے والے کو بات سمجھ آ جاتی ہے۔ مثلاً: گھوڑا تیز دوڑتا ہے، کتاب میز پر ہے۔

مرکب ناقص کی اقسام: (1) مرکب توصیفی: ایسا مرکب جو موصوف اور اسم صفت سے مل کر بنا ہو اُسے مرکب توصیفی کہتے ہیں۔ مثلاً: ٹھنڈا موسم، تیز آدمی وغیرہ۔

(2) مرکب عطفی: ایسا مرکب جس جو معطوف الیہ، حرف عطف اور معطوف الیہ کے ملنے سے بنے مرکب عطفی کہلاتا ہے۔ مثلاً: صبح و شام، دن اور رات

(3) مرکب اضافی: یہ ایسا مرکب ہے جس میں ایک اسم کا تعلق دوسرے اسم کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے۔ جیسے چڑیا کی آواز، احمد کا بستر

سابقہ اور لاحقہ

سابقہ: سابقہ اس لفظ کو کہتے ہیں جسے کسی کلمے سے پہلے بڑھا کر اس کلمے کے معنی میں کچھ اضافہ یا تبدیلی کر دی جاتی ہے۔ مثلاً: ناواقف، ہم جماعت، باادب وغیرہ ان میں نا، ہم، با سابقہ ہیں۔

لاحقہ: اسے کسی لفظ کے آخر میں لگا کر اس سے ایک نیا لفظ بنا دیا جاتا ہے مثلاً: ایمان دار، ضرورت مند۔ ان میں دار اور مند لاحقہ ہیں۔

اصنافِ نثر

افسانہ کی تعریف اور اس کے اجزائے ترکیبی

افسانہ کی تعریف: لغت میں افسانہ ایک جھوٹی کہانی کو کہتے ہیں جو کم از کم آدھے گھنٹے میں پڑھی جاتی ہے۔ ادبی اصطلاح میں یہ ایک ایسی کہانی ہے جو زندگی کا ایک جزو پیش کرتی ہے۔ افسانہ اختصار اور وحدتِ تاثر کی حامل ایک کہانی ہوتی ہے۔ جس میں زندگی کا صرف ایک واقعہ یا ایک پہلو بیان کیا جاتا ہے۔ مثلاً: نیا قانون، تاریخ کا کفن: مشہور افسانہ نگار: سعادت حسن منٹو، امر جلیل

افسانہ کے اجزائے ترکیبی

(1) پلاٹ (2) کردار (3) نقطہ نظر یا مرکزی خیال (4) مکالمہ (5) آغاز و اختتام (6) اسلوب بیان

ڈراما کی تعریف، اقسام اور اس کے اجزائے ترکیبی

ڈراما کی تعریف: ڈراما یونانی زبان کے لفظ ڈراما سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہے عمل کر کے دکھانا۔ ڈرامے کی ابتدا بھی یونان سے ہوئی ہے۔ ڈراما ایسی کہانی کو کہتے ہیں جو

اداکاری کے ذریعے پیش کیا جائے۔ مثلاً

ڈراما کی اقسام: ڈراما کی دو اقسام ہیں: (1) طربیہ ڈراما (2) المیہ ڈراما

طربیہ ڈراما: یہ وہ ڈراما ہے جس میں ہنسی اور مزاح کے ذریعے سماج کی کمزوریوں سے پردہ اٹھایا جائے۔

المیہ ڈراما: یہ وہ ڈراما ہے جس میں پیش آنے والے واقعات اندوہناک (غم) ہوں اور اس کا انجام المیہ (ٹریجڈی) ہو۔

ڈراما کے اجزائے ترکیبی

(1) کردار نگاری (2) پلاٹ (3) ارتقائی عمل (4) کشش (5) مکالمے (6) اسٹیج (7) حرکات و سکنات (8) اختتام

ناول کی تعریف اور اُس کے اجزائے ترکیبی

ناول کی تعریف: ناول سے مراد سادہ زبان میں ایسی طویل کہانی ہے جس میں انسانی زندگی کے معمولی واقعات اور روزانہ پیش آنے والے معاملات کو اس انداز میں بیان کیا جائے کہ پڑھنے والے کو اس میں دلچسپی پیدا ہو۔ ناول اس نثری قصے کو کہتے ہیں جس میں کسی خاص نقطہ نظر کے تحت زندگی کی حقیقی اور واقعاتی عکاسی کی گئی ہو۔ ناول کا مرکزی کردار اس کا ہیرو ہوتا ہے۔ واقعات میں ایک تسلسل ہوتا ہے۔ حقیقت نگاری اور صداقت اس کا خاصہ ہے۔ ناول نگار: ڈیپٹی نذیر احمد، خدیجہ مستور

ناول کے اجزاء: (1) پلاٹ (2) منظر نگاری (3) کردار نگاری (4) مکالمہ نگاری (5) کردار (6) کہانی

داستان

داستان اصنافِ نثر کی وہ طویل صنف ہے جس میں مافوق الفطرت عناصر اور دوسرے لوازمات کی مدد سے قصہ در قصہ یا داستان در داستان کہانی بیان کی جاتی ہے۔ فی زمانہ داستان

گوئی کی روایت تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ مثلاً سب رس، باغ و بہار داستان نگار: ملا وجہی

داستان کے عناصر: مرکزی کہانی، فضا، مافوق الفطرت عناصر، کردار

کہانی

کسی بھی واقعے اور قصے کو کہانی کہتے ہیں جو سچی بھی ہو سکتی ہے اور فرضی بھی۔ کہانی کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

طبع زاد کہانی: ایسی کہانی جو انسان کی اپنی سوچی ہوئی کہانی ہو طبع زاد کہانی کہلاتی ہے۔

لوک کہانی: باپ دادا سے سنی گئی کہانی جو نسل در نسل منتقل ہوتی جائے لوک کہانی کہلاتی ہے۔ مثلاً سسی پنوں، ہیر رانجھا